طبیعت ٹھیک ہوئی تھی آپ چل کر اسے دیکھ لیں۔ بوڑھے کی یہ بات سن کر ڈاکٹر زیدی کو اس کے ساتھ چلے جانا چاہیے تھا لیکن ان کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں اور گرم بستر سے نکلنا انہیں بہت مشکل محسوس ہو رہا تھا۔ انہوں نے بوڑھے کو سختی سے انکار کر دیا۔ وہ منت سماجت کرتا رہا لیکن نوکر نے اسے زبردستی گھر سے باہر نکال دیا۔ بوڑھا گھر سے باہر نکل کر دروازے پر دستک دینے لگا اور جانے کب تک باہر کھڑا اس امید پر دستک دیتا رہا کہ ڈاکٹر زیدی شاید اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جائیں۔ ڈاکٹر زیدی اس وقت سو گئے لیکن صبح اٹھے تو طبیعت پر بڑا بوجھ تھا اور دل کو افسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے ایک مریض کو دیکھنے سے انکار کیا۔ اپنے فرض پر اپنے آرام کو ترجیح دی اور ایک مجبور باپ کو مایوس کیا۔

مزید معروضی سوالات

س: ڈاکٹر برہان کا بڑے میاں سے کیا رشتہ تھا؟

ج: ڈاکٹر برہان بڑے میاں کے پوتے تھے۔

س: ڈاکٹر زیدی بڑے میاں کے ساتھ چلنے پر کیوں آمادہ نہ ہوئے؟

ج: ڈاکٹر زیدی دن بھر کے تھکے ہارے گھر آئے تھے اور سونا چاہتے تھے۔ اسی لیے بڑے میاں کے ساتھ نہ گئے۔

س: ڈاکٹر برہان نے ڈاکٹر زیدی کا چیک اپ کرنے کے بعد کیا کہا؟

ج: ڈاکٹر برہان نے بتایا کہ ٹمپریچر 100 ہے۔ انجکشن کا ناغہ کر دینا چاہیے۔

س: ڈاکٹر زیدی نے ڈاکٹر برہان کی تعریف سن کر کیا کہا؟

ج: ڈاکٹر زیدی نے کہا کہ ڈاکٹر کو فرض شناس ہی ہونا چاہیے۔

س: ڈاکٹر زیدی نے دروازے پر جانے کے لیے اصرار کیا تو بیگم زیدی نے کیا جواب دیا؟

ج: بیگم زیدی نے کہا کہ دروازے پر کوئی آئے گا تو کال بیل نہیں دیکھے گا۔ آپ خود ڈاکٹر ہیں۔ وہم نہ کریں اور حقیقت پسند بنیں۔

س: بیگم زیدی نے ڈاکٹر برہان کے متعلق کیا کہا؟

ج: بیگم زیدی نے کہا کہ میں نے اتنا ذمے دار اور فرض شناس نوجوان آج تک نہیں دیکھا۔ اسے سوائے کام کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

س: بیگم زیدی نے ڈاکٹر برہان کو کیا بتایا؟

ج: بیگم زیدی نے کہا مجھے یہ بتانا عجیب لگ رہا ہے۔ شاید آپ یقین نہ کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر زیدی کو وہم ہو گیا ہے کہ دروازے پر دستک ہوتی رہتی ہے۔

س: نوکر نے ڈاکٹر زیدی کو آ کر کیا بتایا تھا؟

ج: نوکر نے ڈاکٹر زیدی کو بتایا کہ کوئی بڑے میاں آئے ہیں اور آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔

س: بوڑھے نے ڈاکٹر زیدی سے کیا کہا؟

ج: بوڑھا منت سماجت کرنے لگا کہ میرا بیٹا سخت بیمار ہے۔ پہلے بھی آپ کی دوا سے شفا ہوئی تھی۔ چل کر اسے دیکھ لیں۔

س: صبح اُٹھ کر ڈاکٹر زیدی نے کیا محسوس کیا؟

ج: ڈاکٹر زیدی صبح اُٹھے تو طبیعت پر بڑا بوجھ تھا۔ انہیں افسوس ہو رہا تھا کہ بڑے میاں کو مایوس کیوں کیا۔ اس کے ساتھ کیوں نہ گئے۔

س: ڈاکٹر زیدی کی باتیں سُن کر ڈاکٹر برہان نے کیا نتیجہ نکالا؟

ج: ڈاکٹر برہان نے کہا کہ وہ بوڑھا تو چلا گیا لیکن اب کبھی کبھی آپ کا ضمیر دروازے پر دستک دیتا ہے۔

س: ڈاکٹر برہان نے ڈاکٹر زیدی کے گھر سے جاتے ہوئے کیا کہا؟

ج: ڈاکٹر برہان نے کہا کہ ڈاکٹر زیدی' خدا حافظ! اطمینان کے ساتھ سو جایئے۔ اب دروازے پر دستک نہیں ہونی چاہیے۔ میں کل حاضر ہوں گا۔